ترقی پسند تحریک:----

ادب زندگی کی ترجمانی کرتا ہے یا صرف لطف حاصل کرنے کے لئے ہی ادب تخلیق کیا جاتا ہے یہ بحثیں ادبی تخلیقات کی ابتدا سے ہی کسی نہ کسی شکل میں ہوتی رہی ہیں -یہی وجہ ہے کہ اردو ادب اور شاعری کے آغاز سے لے کر اب تک مختلف نظریے پیدا ہوتے رہے جو ادب کی تعریف اور مقاصد کو بیان کرتے ہیں اور ادب کی تفہیم کے سلسلے میں ہماری رہنمائی بھی کرتے ہیں۔

انہیں تمام بحثوں کے پیشِ نظر اردو میں ترقی پسند تحریک کا بھی آغاز ہوا۔ یعنی 1935 میں اردو ادب میں ایک نئی تحریک نے جنم لیا اور ترقی پسند تحریک کے نام سے مشہور ہوئی ابتداءمیں اس تحریک کا پر جوش خیر مقدم ہوا۔

1936 میں روس میں انقلاب کا واقعہ، تاریخ کا ایک بہت ہی اہم واقعہ ثابت ہوا۔ اس واقعہ سے پوری دنیاکے ساتھ ہی ہندوستان پر بھی اس واقعہ کے گہرے اثرات پڑے اور ہندوستان کی آزادی کے لیے

Scanned by CamScanner

جدوجہد میں تیزی آئی۔ دوسری طرف ہندو مسلم اختلاف میں اضافہ ہوا۔ ان حالات اور سیاسی کشمش کی بدولت مایوسی کی فضا چھانے لگی، جس کی بنا پر حساس نوجوان طبقہ میں اشتراکی رجحانات فروغ پانے لگے۔ شاعر وں اور ادیبوں پر لینن اور کارل مارکس کے اثرات پڑے اس طرح اس ادب کی رو سے سب سے بڑا مذہب انسانیت ہے اور ادب کا کام مذہب سے متنفر کر کے انسانیت میں اعتقاد پیدا کرنا ہے۔ اس طرح یہ نظریات ترقی پسند تحریک کے آغاز کا سبب بنے۔

دوسری طرف 1923ء میں جرمنی میں ہٹلر کے ظلم نے سر اُٹھایا، جس کی وجہ سے پورے یورپ کو ایک بحران سے گزرنا پڑا۔ ہٹلر نے جرمنی میں تہذیب و تمدن کی اعلیٰ اقدار پر حملہ کیا۔ بڑے بڑے شاعروں اور ادیبوں کو گرفتار کر لیا۔ ان شعرا و ادبا میں آئن سٹائن بھی شامل تھے۔ .

ہندوستان سے اگر چہ کسی بڑے ادیب نے اس کانفرس میں شرکت نہیں کی البتہ سجاد ظہیر اور ملک راج آنند نے ہندوستان کی نمائند گی کی۔ اس طرح بعد میں سجاد ظہیر اور ملک راج آنند نے کچھ

Scanned by CamScanner

دیگر ہندوستانی طلبہ کی مدد سے جو لندن میں مقیم تھے۔ ”انجمن ترقی پسند مصنفین“ کی بنیاد رکھی۔ اس انجمن کا پہلا جلسہ لندن کے نانکنگ ریستوران میں ہوا۔ جہاں اس انجمن کا منشور یا اعلان مرتب کیا گیا۔ اس اجلاس میں جن لوگوں نے شرکت کی ان میں سجاد ظہیر، ملک راج آنند، ڈاکٹر جیوتی گھوش اور ڈاکٹر دین محمد تاثیر وغیرہ شامل تھے۔ انجمن کا صدر ملک راج آنند کومنتخب کیا گیا۔ اس طرح انجمن ترقی پسند مصنفین جو ترقی پسند تحریک کے نام سے مشہور ہوئی وجود میں آئی ۔

ترقی پسندتحریک نے اپنے منشور کے ذریعے جن مقاصد کا بیان کیا وہ کچھ یوں ہیں:

(1) فن اور ادب کو رجعت پرستوں کے چنگل سے نجات دلانا اور فنون لطیفہ کو عوام کے قریب لانا۔

(2)ادب میں بھوک، افلاس، غربت، سماجی پستی اور سیاسی غلامی سے بحث کرنا۔

(3) واقعیت اور حقیقت نگاری پر زور دینا۔ بے مقصد روحانیت اور بے روح تصوف پرستی سے پرہیز کرنا۔

Scanned by CamScanner

ایسی ادبی تنقید کو رواج دینا جو ترقی پسند اور سائینٹیفک رجحانات کو فروغ دے۔

(4) ماضی کی اقدار اور روایات کا ازسر نو جائزہ لے کر صر ف ان اقدار اور روایتوں کو اپنانا جو صحت مند ہوں اور زندگی کی تعمیر میں کام آسکتی ہوں۔ بیمار فرسودہ روایات جو سماج و ادب کی ترقی میں رکاوٹ ہیں ان کو ترک کرنا وغیرہ۔

ترقی پسند تحریک کے مذکورہ بالا مقاصد سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ جس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس تحریک کے منشور کے منظر عام پر آتے ہی اس کا خیر مقدم کیا گیا۔ چنانچہ ہندوستان میں سب سے پہلے مشہور ادیب اور افسانہ نگار منشی پریم چند نے اسے خوش آمدید کہا۔ علامہ اقبال اور ڈاکٹر مولوی عبدالحق جیسے حضرات نے اس تحریک کی حمایت کی اور اس تحریک کے منشور پر دستخط کرنے والوں میں منشی پریم چند، جوش، ڈاکٹر عابد حسین، نیاز فتح پوری، قاضی عبدالغفار، فراق گورکھپوری، مجنوں گورکھپوری، علی عباس حسینی کے علاوہ نوجوان طبقہ میں سے جعفری، جاں نثار اختر مجاز، حیات اللہ انصاری اور خواجہ احمد عباس کے نام قابل ذکر

Scanned by CamScanner